رسولِ قادیانی کی رسالت ❖ جہالت ہے جہالت ہے جہالت

قادیانی مسیح کی ابلہ فریبی

مرزا صاحب قادیانی بھی عجیب ہتکنڈے کے ہین جونہی دیکھتے ہین کہ پانسا ہلکا پڑا بس رخ بدلدیا۔ چند دنون کا ذکر ہے۔ کہ آپنے مجھے مباہلہ کے لئے بلایا۔ مین نے جب آمادگی ظاہر کی اور لکھا کہ مین آپسے مباہلہ کرنے کو طیار ہون بشرطیکہ آپ اس مباہلہ کے نتیجہ سے مجھے اطلاع دین خدا سے دعا کرین کہ وہ نتیجہ بتادے اور آپ مجھے بتا دین کہ اس مباہلہ کے بعد تمہیں یہ کیفیت پیدا ہوگی۔ کیونکہ آپکی عادت شریفہ ہے کہ جونہی کسی مخالف کو معمولی حادثہ پیش آیا۔ تو آپ نے اپنی پیشگوئی کا نشانہ بنایا۔ یہانتک کہ جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کے حق مین آپنے تیرہ ماہ پیشگوئی کی مگر تیرہ مہینے گذرنے کے بعد آپنے یہ بات بنائی کہ مولوی صاحب نے کسی کے سامنے کہا تھا کہ عَجِیْبُ لَهٗ یہ فقرہ مرزا صاحب کا غلط ہے۔ یعنے عجیب کے ساتھ لَهٗ نہین چاہئے تھا۔ چونکہ یہ فقرہ صحیح ہے اسلئے میری پیشگوئی صحیح ہوگئی۔ نیز مولوی صاحب موصوف کو علاقہ بار مین چار مربع زمین ملی اور زمیندار ذلیل ہوتے ہین۔ پس میری پیشگوئی صحیح ہوگئی (دیکھو ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء) حالانکہ پہلے واقعہ کی بابت مولوی صاحب موصوف انکاری ہین۔ کہ مین نے نہین کہا نہ آپنے اوسکا کوئی تحریری ثبوت دیا ہے۔ دوسرا واقعہ البتہ صحیح ہے سو جیسا کچھ موجب ذلت ہے خدا ہمکو بھی نصیب کرے کہ ہم زمیندار بنجائین پس آپکی اس قسم کی کارستانیان دیکھ دیکھ کر یہ سوال کیا گیا تھا کہ آپ مباہلہ بیشک کرین۔ مین طیار ہون مگر مباہلہ کے اثر سے مطلع فرمادین اور آپکو تو کچھ مشکل بھی نہین جبکہ آپ کا دعوی ہے کہ

"مجھے بارہا خدا تعالی مخاطب کر کے فرما چکا کہ جب تو دعا کرے تو مین تیری سنونگا"

(اشتہار مورخہ ۵ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء)

اگر کوئی شخص اس تحریر کو پرانی جانکر باسی کڑہی سمجھے تو وہ ابھی معنے کا نیا دعوی سن لے

جو مرزا صاحب کے حاشیہ نشینوں نے ریویو بابت مئی ۱۹۰۷ء میں لکھا ہے کہ

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) دعا کی قبولیت ایسا قطعی ثبوت پیش کرتے ہیں جو آج دنیا بھر میں کسی مذہب کا ماننے والا پیش نہیں کرسکتا اور وہ ثبوت یہ ہے کہ خدا تعالے کے حضور میں دعا کرتے ہیں اور اس دعا کا جواب پاتے ہیں۔ وہ (مرزا صاحب) مدت سے اس بات کو شائع کررہے ہیں کہ انکے منجانب اللہ ہونیکا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ ان کی دعائیں قبول کیجاتی ہیں اور انکی قبولیت کا ثبوت یہ ہے کہ خدا انکو قبل از وقت ان امور سے اطلاع دیدیتا ہے۔" ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۰۷ء صہ ۱۱۲

اس دعویٰ کو دیکھئے کہ کس زور سے تمام دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے مگر جب اسکا عملی ثبوت مانگا جاتا ہے تو ٹان ٹان فش کے سوا کچھ سننے میں نہیں آتا۔ آہ ؎

کیا نصیبا ہے ترا بلبل شیدا اوٹھا ٭ جاکے گلزار سے صیاد پھر آیا اوٹھا

اس صاف اور سیدھے سوال کے جواب میں چاہئے تو یہ تھا کہ آپ دعا کرکے عذاب کی تعیین کردیتے۔ تاکہ بعد مباہلہ لوگوں کو فائدہ ہوتا۔ بجائے اسکے آپنے پہلو بدلکر ایک اشتہار شائع کیا جو درج ذیل ہے:- آپ فرماتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ | بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود وکذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونیکا سراسر افترا ہے۔ میںنے آپ سے بہت دکھ اُٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ میں حق کے پھیلانے کیلئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے اُن گالیوں اور تہمتوں اور اُن الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھکر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپکی زندگی میں ہی ہلاک ہوجاؤنگا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کیساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ناکام ہلاک ہوجاتا ہے اور اسکا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو

تباہ نہ کرے اور اگر مین کذاب اور مفتری نہین ہون اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے
مشرف ہون اور مسیح موعود ہون ۔ تو مین خدا کے فضل سے امید رکھتا ہون کہ سنت اللہ کے
موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہین بچینگے ۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھون سے
نہین بلکہ محض خدا کے ہاتھون سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریان
آپ پر میری زندگی مین ہی وارد نہ ہوئی ۔ تو مین خدا کیطرف سے نہین ۔ یہ کسی الہام یا
وحی کی بنا پر پیشگوئی نہین بلکہ محض دعا کے طور پر مینے خدا سے فیصلہ چاہا ہے ۔ اور
مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل
کے حالات سے واقف ہے ۔ اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونیکا محض میرے نفس کا افترا ہے
اور مین تیری نظر مین مفسد اور کذاب ہون اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے
مالک مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی مین مجھے
ہلاک کر اور میری موت سے اُن کو اور اُنکی جماعت کو خوش کر دے ۔ آمین ۔ مگر اے میرے
کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتون مین جو مجھپر لگاتا ہے حق پر نہین
تو مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ میری زندگی مین ہی اُن کو نابود کر ۔ مگر
نہ انسانی ہاتھون سے بلکہ طاعون ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے
کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیون اور بدزبانیون سے توبہ
کرے ۔ جنکو وہ فرض منصبی سمجھکر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے ۔ آمین یا رب العالمین ۔ مین
ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا ۔ مگر اب مین دیکھتا ہون کہ اُن کی بدزبانی
حد سے گذر گئی وہ مجھے اُن چورون اور ڈاکوؤن سے بدتر جانتے ہین ۔ جنکا وجود دُنیا کے
لئے سخت نقصان رسان ہوتا ہے اور اُنہون نے ان تہمتون اور بدزبانیون مین
آیت لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْم پر بھی عمل نہین کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا
اور دور دور ملکون تک میری نسبت یہ پھیلا یا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور
دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبون
پر بد اثر نہ ڈالتے تو مین ان تہمتون پر صبر کرتا ۔ مگر مین دیکھتا ہون کہ مولوی ثناء اللہ انہین تہمتون

کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے۔ جو تو نے ای میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب مین تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب مین ملتجی ہون کہ مجھہ مین اور ثناء اللہ مین سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ مین حقیقت مین مفسد اور کذاب ہے اسکو صادق کی زندگی مین ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت مین جو موت کے برابر ہو۔ مبتلا کر۔ ای میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ مین چھاپ دین اور جو چاہین اسکو نیچے لکھدین۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھہ مین ہے +

الراقم ——— میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایّد

اس اشتہار نے مجھہ پر جیسا کچھہ اثر کیا۔ اوسکا نمونہ یہ رسالہ **مرقع قادیانی** ہے کیونکہ اسی اشتہار کو دیکھکر مینے اس رسالہ کے جاری کرنیکا ارادہ کیا۔ جو خدا کی مدد سے بہت جلد ظہور پذیر بھی ہو گیا۔

آپ دیکھئے! کہ اس اشتہار مین بھی دعا ہی سے کام لیا ہے۔ پہر اگر آپکی دعا ایسی مقبول تھی۔ تو آپنے میرے سوال کے مطابق ہی دعا کی ہوتی۔ کہ مباہلہ کے بعد نتیجہ کیا ہوگا۔ پہر اس دعا کی قبولیت سے بھی اطلاع فرما دی ہوتی افسوس ؎

آنچہ دانا کند۔ کند ناداں + لیک بعد از ہزار رسوائی

خیر اب ہم بتلاتے ہین کہ مرزا صاحب کی اس پہلو بدلنے سے غرض کیا تھی اور وہ پوری بھی ہوئی یا نہین؟

بعض لوگون کا خیال یہ ہے کہ مجھکو ڈرا کر خاموش کرنا اونکی غرض تھی۔ مگر مین اس رائے سے متفق نہین کیونکہ مرزا صاحب جانتے ہین کہ یہ ڈرنیوالا نہین اسکا دعوی ہے کہ ؎

احسان ناخدا کے اٹھائے میری بلا + کشتی خدا پہ چھوڑ دون۔ لنگر کو توڑ دون

یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب نے جب مجھکو بذریعہ عام اشتہار کے قادیان بلایا اور بڑی

دہمکی آمیز تحریرین لکہین تو ہین ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پر بھی حملہ آور ہوا۔ مگر افسوس کہ مرزا صاحب باہر بھی نہ نکلے اندر ہی سے لکہہ بھیجا کہ ہمین نے خدا کیسا تہہ وعدہ کر لیا ہے کہ مباحثہ نہ کرونگا بلاتے وقت یہ وعدہ یاد نہ تہا۔ جب ہمین بلا ہمبے درمان کیطرح سر پر جا پہنچا تو وعدہ یاد آ گیا اسلئے دانا سمجہ گئے کہ ؂

بیخودی بے سبب نہین غالب ٭ کچہہ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

خیر اسکی تفصیل اور مرزا صاحب کے اس وعدہ خداوندی کی مفصل تکذیب تو ہمارے رسالہ **الہامات مرزا** مین ملیگی۔ یہانپر ہمین اس سے غرض نہین۔ ہمارے خیال مین مرزا صاحب کی غرض اس اشتہار سے یہ تھی کہ اپنے دام اوفتادون کے خیالات کو بدلدین یعنی انکا ارادہ ہے کہ دام اوفتادون کو اس پیشگوئی کیطرف متوجہ کرکے میری مواخذات کے زہریلے اثر سے محفوظ رکہین چنانچہ اونکی یہ غرض ایک حد تک حاصل بھی ہو گئی جسکا ثبوت مندرجہ ذیل خط سے ملسکتا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہان ایک ہیڈ ماسٹر سکول انگریزی سکونتی میانوالی رہتا ہے اور وہ مرزائی ہے اور اکثر اوقات اسکے ساتہہ مباحثہ رہتا ہے اور اُس نے فی الحال کہا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری سے مرزا صاحب نے مباہلہ کیا ہے کہ میری زندگی مین مر جائیگا اور یقیناً وہ مر جائیگا ایک آدمی تدری خواندہ ہے اُس نے وعدہ بایں عشرت قلت فہمی مرزائی المذہب کر لیا ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ موت اختیاری سے مرا تو معتقد مرزا صاحب ہونگا اور اگر مرزا صاحب پہلے مرے تو ہم مرزائی مذہب سے انکار کرو۔ (ملخصاً) الراقم۔ از میانوالی

اس خط کو دیکہکر مرزائیون کی حالت قابل رحم معلوم ہوتی ہے کہ بیچارے ایسے پہنسے ہین کہ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ مخالف کے دلائل دیکھتے ہین تو شرماتے ہین حضرت صاحب کا چہرہ گلفام دیکھتے ہین تو عاشق ہین مگر یہ نہین سوچتے کہ اس قسم کی پیشگوئیان پہلے بھی مرزا صاحب نے کبھی کی تہین یا نہین جنپر بڑے زور سے اپنی سچائی کا مدار کہا تہا۔ پہر اونکو تحقیق نہ کرنا اور آئیندہ زمانہ کا منتظر رہنا کونسی دانائی ہے +

کیسے افسوس کی بات ہے کہ مرزائی میری موت پر بڑی بازی لگاتے ہین مگر یہ نہین جانتے اور نہ سوچتے ہین کہ شاید ہم ان دونون (ثناء اللہ اور مرزا صاحب) سے پہلے مر جائین۔ پہر ہم

خدا کو کیا جواب دینگے اگر یہ لوگ ہماری اس تحریر کو غور سے دیکھینگے تو اونکو یقین ہو جائیگا کہ کس اندھیری میں پڑے ہوئے ہیں کہ نقد چھوڑ کر اُدھار کے پیچھے مرزا صاحب نے اُن کو ڈال رکھا ہے *

اگر مرزائی یہ کہیں کہ ہم نے جو تحقیق کرنا تھا کر لیا اب ہمیں ضرورت مزید تحقیق کی نہیں تو یہ اونکا خیال خود اُن کے دعوی کے خلاف ہے کیونکہ زبانی اور تحریری اُن کا دعوی یہ ہے اگر مرزا صاحب پہلے مر گئے تو ہم توبہ کر جائینگے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابھی اُن کی خیال میں مزید تحقیق باقی ہے۔ مگر وہ یہ نہیں سوچتے کہ اس تحقیق تک پہنچنے کیلئے اونکی اپنی زندگی کی کیا ضمانت ہے۔ کیا وہ یہ نہیں جانتے کہ ؎

کسی کا کندہ نگینہ پہ نام ہوتا ہے	کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے
عجب سرا ہے یہ دُنیا کہ جسمیں شام و سحر	کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

گلدستہ اخبار

افسوس مرزا صاحب قادیانی کو آجکل الہامات کی بندش ہے کئی ہفتوں سے کوئی الہام سُننے میں نہیں آیا *

مرزا صاحب کے حرم محترم مع بچوں کے بوجہ علالت تبدیل آب و ہوا کیلئے لاہور گئی ہیں (افسوس مرزا صاحب کی جدائی کے علاوہ دارالامان قادیان کا چھوڑنا کیونکر گوارا ہوا؟)

مدت ہوئی مرزا صاحب نے الہام شائع کیا تھا کہ بنگالیوں کی دلجوئی کیجائیگی (کیا اچھی دلجوئی ہوئی کہ اب اُن کے سرغنوں پر فوجداری مقدمات قائم ہو رہے ہیں)

مرزا صاحب کے خلیفہ ارشد حکیم امت مولوی نورالدین لکھتے ہیں کہ صوفیا وجودیہ ہر ذرہ کو خدا جانتے ہیں (بدر ۱۱ جولائی صد۱۲ کالم ۲) حالانکہ وجودیہ کا یہ مذہب نہیں + بلکہ وہ خدا کو اُس ذات پاک کو کہتے ہیں جو مولانا روم مرحوم نے کہا ہے ؎

ای برون از وہم و قال و قیل من
خاک بر فرق من و تمثیل من

کیا کوئی وجودی اسکا مفصل جواب دیگا؟)

مرزا صاحب نے اپنی بہشتی مقبرہ کیلئے جو اپنی امت کو حکم دیا ہے کہ اپنی اپنی جائداد میں سے کچھ حصہ کی وصیت کرو۔ اسپر وصیتیں تو کثرت سے[*] ہو رہی ہیں مگر خاص قابل ذکر ایک وصیت ہے جو آپکی راسخ الاعتقاد مریدن نے کی ہے کہ میری بالیاں چار روپیہ کی ہیں انمیں سے ایک روپیہ بہشتی مقبرہ کیلئے وصیت ہو شاباش